سید عطاء المحسن بخاری

جناب وزیر اعظم ....!

جناب محمد نواز شریف صاحب ! اس وقت جیسے آپ "قومی قیادت" کے منصب پر فائز ہیں، آج سے چودہ سو پندرہ برس پہلے ایک بوڑھے میاں، منحنی سے گویا مشت استخوان، منصب امامت و امارت پر فائز ہوئے تھے اور انہوں نے بڑے ہی قوی و جوان و رعنا الفاظ میں قیامت تک کی امت مسلمہ کے اماموں اور امراء کو ایک اصل الاصول عطا فرمایا تھا۔ یہ تھے مسجد نبوی کے امام و خلیفۃ الرسول سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ آپ نے فرمایا تھا....

"اے لوگو! میں تم سے برتر نہیں ہوں۔ میں تمہارا والی بنایا گیا ہوں۔ اگر میں بھلے کام کروں تو میری اعانت کرو اور اگر میں غلط کام کروں تو مجھے سیدھا کردو، سچ امانت ہے اور جھوٹ خیانت ہے۔ تم میں سے کمزور میرے نزدیک قوی ہے، جب تک کہ میں اس کا حق نہ دلادوں اور تم میں قوی میرے پاس کمزور ہے، جب تک میں اس سے حق نہ لے لوں (ان شاء اللہ) جو قوم جہاد چھوڑ دیتی ہے، اللہ اسے ذلیل کر دیتا ہے اور جب بے حیائی عام ہو جائے تو بلائیں عام ہو جاتی ہیں۔ جب تک میں اللہ و رسول ﷺ کی اطاعت کروں، تم میری اطاعت کرو، جب میں اللہ و رسول کی نافرمانی کروں تو تم میری اطاعت مت کرو" (البدایہ ص ۳۰۱ ج ۶

جناب وزیر اعظم !

شاید آپ نے بھی یہ خطبہ پڑھا ہو یا سنا ہو، اسے اپنی تنہائیوں میں پڑھیں اور اپنے قلب کو گرمائیں اور عمل کی وادی میں اسی کلیے پر عمل کرتے ہوئے اتر جائیں۔ آپ کو آئینہ ایام میں بہت کچھ نظر آنے لگے گا۔ آپ یہ شفاف آئینہ میں ملاحظہ فرمائیں گے تو آپ کو نظر آئیگا کہ.....

"ملازمین حکومت غیر حاضر ہیں، یعنی کام چور نوالہ حاضر ہیں۔ سرکاری ملازمین -----۔ بجلی چور، گیس چور، تیل چور، ٹیکس دھندگان سے رشوت لے کر کروڑوں روپے کا گھپلا کرنے والے ہیں۔ لٹیروں کے سرغنے ہیں۔ نادھندگان پیپلز پارٹی میں تھے تو مسلم لیگ میں بھی ہیں اور لوٹ کھسوٹ میں برسرپیکار ہیں۔ جعلی ڈگریاں بانٹنے والے، محکمہ تعلیم کے "علمی مجرم" بھی سرکاری ملازم ہیں۔ امتحانات میں بوٹی مافیا سے مک مکا کرنے والے وڈیروں کے فرزندان ناہموار و کج نہاد ہیں۔ یعنی سفلگان خوش پوش ہیں۔ قبضہ گروپ..... انتظامیہ کے باعث جاہل طاقت وروں کا غول خسیس اب بھی سرگرم ہے۔ منشیات فروش، شباشب منازل طے کرنے والے، ناجائز اسلحہ لانے والے، بتوں کے پجاری، کرپٹ انتظامیہ، کرپٹ سیاست باز.....کعبے کے راندے ہوئے بت ہیں۔ کرپٹ بیورو کریسی بوالہی مزرعین کی دھتکاری ہوئی کھیپ ہے۔ کرپٹ وزراء مجرموں کے اکابرو سرپرست ہیں۔ "جھولی چک" خواص کے پالتو جانور، بے وقتے، بے وقعت، بے جرات اور بے مروت ہیں۔ ان صفات و اعمال کے حامل لوگوں نے اس ملک کا ستیاناس کیا ہے اور اب بھی یہی

آپ کے موالی ہیں۔ ایک چھوٹی سی غیر موثر اقلیت آپ کے پاس صاف ستھری ہے، کیا اس سے انقلاب آئیگا؟ انقلاب تو کہتے ہی اسے ہیں جب مکمل تبدیلی آئے۔ اور "جمہوری روایات" سے تو ایسا ممکن نہیں۔ ان "اسرائیلی روایات" کے جلو میں اور ان کی آڑ میں تو وہ بھی آئیں گے جن سے آپ یہ دھرتی پاک کرنا چاہتے ہیں۔ صورت حال یہ ہے کہ الیکشن پر اٹھنے والے اخراجات اور پھر جمہوری ذرائع سے "کمانے والے" ایک قدم بھی ایمان و یقین اور دیانت و امانت کا نہیں اٹھا سکتے۔ چہ جائیکہ ملکی ترقی کے منصوبوں کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے والے اس ملک کی زینت ہوں۔

ہمارے ملک میں مجموعی طور پر عقل و شعور والے اور دیانت دار افراد کی کمی ہے۔ ہنر والے آٹے میں نمک بھی نہیں اور جو ہیں وہ بھی "مس یوز" ہو رہے ہیں۔ نااہل لوگ سرمائے کے زور پر ہر جگہ قابض ہیں بلکہ غاصب ہیں۔ ان مکروہ افراد و روایات کی تبدیلی تو اسلامی اصول و روایات ہی سے ممکن ہے۔ کیا آپ ان اصولوں اور روایات کو اپنائیں گے؟ کیا ہمارے دیس میں ان پر عمل ہوگا؟ ایسے مکروہ چہروں سے ہمارا دیس پاک ہو جائے گا۔

اگر تو آپ کی الیکشن کے دنوں کی تقریروں اور بیانات پر انحصار کریں تو چاند ابھرتا محسوس ہوتا ہے۔ اور اگر پچاس سالہ روایات کی تاریکیوں اور مہیب سناٹوں پر نظر دوڑائی جائے تو خاکم بدھن کچھ بھی نہیں! تاریخ میں زندہ رہنا چاہتے ہیں تو تاریخی تبدیلیاں لائیے۔

من نمی گویم زیاں کن یا بہ فکر سود باش
اے زفرصت بے خبر در ہر چہ باشی زود باش

مدرسہ ختم نبوت مسجد احرار ربوہ

دارالکفر والارتداد ربوہ میں مسلمانوں کا عظیم تعلیمی و تبلیغی مرکز

ڈیڑھ سو سے زائد طلباء و طالبات قرآن کریم کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ بخاری پبلک سکول میں پرائمری تک طلباء تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ مدرسہ پچاس سے زائد طلباء رہائش پذیر ہیں۔ مدرسہ کی توسیع کے لئے مزید دو کنال زمین کی خرید اشد ضروری ہے۔ درسگاہوں اور مسجد اور مسجد کی تعمیر تکمیل کے مراحل میں ہے۔ اپنے عطیات، زکوٰۃ و صدقات اس کارِ خیر میں دے کر اجر حاصل کریں۔

ترسیل زر کے لئے:۔

سید عطاء المہیمن بخاری، منتظم مدرسہ ختم نبوت، مسجد احرار ربوہ ضلع جھنگ۔ فون: (04524)211523

سید عطاء المحسن بخاری

لعنت بر پدرِ فرنگ

ایمل کانسی کی گرفتاری پر ہمارے بہت باغیرت پاکستانیوں کو پاکستانیت کا مروڑ اٹھا خصوصاً اپوزیشن سیاست دانوں کو (حتیٰ کہ نواب زادہ نصراللہ خان کو بھی) بہت بے پناہ سیاسی ہارٹ پلپیٹیشن ہوئی۔ قلبی آہٹوں میں بھونچال آگیا۔ دل اچھل کر حلق میں اٹک گیا۔ کلیجہ منہ کو آگیا۔ بے چارے غم کے مارے "مسکرانے" لگے۔ ہانپتے کانپتے ہوئے حکومت کی نامقبولیت کا راگ گانے لگے اور پاکستان بھر کے نامقبولوں بلکہ نامعقولوں اور ہم نواؤں کیساتھ بے نظیر دربار میں درباری کے بول اٹھانے لگے اور سروں میں تانیں ملانے لگے۔ دل ملے نہ ملے، زبانیں ملانے لگے اور "مولانا بالفصلِ اولانا" کو بلانے لگے...... آجاوے تینوں بی بی وی اڈیک دی...... تینوں اکھیاں اڈیک دیاں...... نالے سوہٹاں وی اڈیک دیاں!

پاکستانیت کے غم میں ہلکان ہونے والے مچھندر صرف اور صرف اقتدار کی تبدیلی بلکہ مسلسل تبدیلی کیلئے ٹرّاتے رہتے ہیں اور سارے کے سارے کساں مارے ایک ہی "وائٹ ہول" سے گزرنے والے "بلیک ہارس" ہیں۔ ایک ہی "وائٹ ہاؤس" کے دریوزہ گر ہیں اور وفاداری بہ شرطِ استواری کے اجیر! قارئین کرام اب آج سے پینتیس سال پہلے کے دور میں جھانکیے تو آپ کو جناب جنرل محمد ایوب خان صاحب مرحوم اسی بساطِ اقتدار پر برا جمان نظر آئیں گے...... بہ ہر پہلو جلوہ گر، بہ ہر سو جلوہ ساماں، بلکہ فتنہ ساماں! مگر ان کے عہد آسائش میں سیاست بازوں کی وہ درگت بنی کہ چوکڑی بھول گئے۔ کہتے ہیں امریکہ نے ایوب کو زوال آشنا کیا۔ ایک چینی کے ایشو پر "ایوب کتا ہائے ہائے" ہو گئی۔ یحییٰ خان قزلباش آیا تو حیوانی لذتوں، عیش کوشیوں اور حرص و آز نے اپنے مہیب جبڑے کھول دیئے۔ بیوٹی کے رنگ بدل گئے۔ گجرات سے نیویارک تک کی رذالتوں کے ڈانڈے مل گئے۔ مشرقی پاکستان دو قومی نظریئے سمیت برہم پتر میں غرق ہوا۔ اسکے جاندار لاشے پر ذوالفقار علی بھٹو ناچتے اچھلتے کودتے تشریف لائے۔ لوگ کہتے ہیں کہ مشرقی پاکستان امریکہ نے ڈبویا۔ یحییٰ کو امریکہ کا پسندیدہ آدمی کہا گیا۔ لوگ کہتے ہیں بھٹو کو بھی امریکہ نے ایوبی کوکھ سے بڑے دکھوں سے نکالا۔ بھٹو ایوب کو ڈیڈی کہا کرتے تھے۔ بھٹو نے فوج کو زیر کرنے، اسکے اکڑے ہوئے کالر کو مروڑنے کیلئے بہت سے سیاسی سودے کیے۔ اسلامی سوشلزم کا پرچار کر کے اصل سوشلزم کو ٹھکانے لگانے کا ذریعہ لوا کیا۔ لوگ یہ بھی کہتے ہیں یحییٰ تو صرف مہرہ تھا، اصل جناب بھٹو تھے۔ کہ اِدھر مجیب قتل ہوا اُدھر بھٹو پھانسی کے تختے پر جھول گیا اور "ہدا" غائب ہو گیا۔ جناب ضیاء الحق آئے تو آ گئے دن بہار کے۔ مولویوں پیروں فقیروں کی بن آئی۔ ایوب کا سبق، ضیاء الحق نے آموختے کی صورت میں سنایا۔ مولویوں، پیروں، فقیروں کو آسائشیں، راحتیں اور قربتیں عطا ہوئیں۔ گیارہ سال میں اسلام نہ آیا، مولوی آیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ مولوی اور اسلام لازم و ملزوم نہیں پھر خصوصاً پاکستانی مولوی...... ع

ان سے تو ہوگی رونق ہرگز نہ گلستاں کو

لوگ کہتے ہیں کہ یہ بھی امریکی بہار تھی کہ 1988ء میں بی بی، بیسے سمیت نازل ہوئی۔ نواز شریف ابھرے، پھر